اِدھر اُدھر سے ۔ نثار الدنبی

قادیانی نواز یا قادیانی افسر کلیدی عہدوں پر!

پنجاب میں میاں منظور وٹو کو فری ہینڈ مل گیا

فری ہینڈ ملنے کے بعد وزیر اعلیٰ پنجاب نے پی سی ایس افسر کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ جب وہ با اثر سپیکر پنجاب اسمبلی تھے۔ تب انہوں نے ضلع اوکاڑہ میں تھکے ہوئے پی سی ایس افسر ڈپٹی کمشنر اور ایس پی لگوار کھے تھے اب جب انہیں موقع ملا تو انہوں نے مزید تھکے ہوئے پی سی ایس افسروں کو کلیدی عہدوں پر تعینات کر دیا ہے۔ دوسری مرتبہ ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے لگنے والے اے یو سلیم صاحب میں کون سی خوبی ہے کہ حفیظ اللہ اسحاق صاحب بھی غیر موزوں اور امین اللہ چودھری یہ ہے کہ وہ بھی قادیانیوں کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں۔ 1985ء سے وہ واحد افسر ہیں جو سیکرٹریٹ پنجاب سے باہر نہیں نکلے سیکرٹری ہیلتھ۔ سیکرٹری بلدیات لگنے والے چودھری محمد اشرف کے بارے میں عام تاثر صاحب بھی نامناسب ٹھہرے۔ اب امین اللہ چودھری صاحب کو سیکرٹری خزانہ مقرر کیا گیا ہے اے یو سلیم اور امین اللہ چودھری کے بارے میں "چٹان" کے صفحات میں موجود ہے کہ وہ قادیانی ہیں یا قادیانیوں سے ان کی رشتہ داریاں ہیں۔

بقیہ صـ۶۰ پر

(بقیہ اداریہ)

کہی؟ جبکہ پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہیں ہو رہا اور نہ ہی انکے حقوق پامال ہو رہے ہیں حالانکہ ان پر عائد تمام آئینی پابندیاں پاکستان کے ہائی کورٹس اور سپریم کورٹس کے فیصلوں کی ہی مرہون منت ہیں۔

چیف جسٹس صاحب کا یہ بیان بجائے خود پاکستان کے مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنا ہے! انہیں اس بیان کی وضاحت کرنی چاہیئے تاکہ مسلمان انکے بارے بھی میں کوئی فیصلہ کن رائے قائم کر سکیں۔ قادیانی روز اول سے غیر ممالک میں پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں اور جھوٹے مظلوم بن کر انسانی حقوق کے کمیشن میں جانا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کے آئین میں اپنے طے شدہ حقوق سے تجاوز کر کے دنیا کو دھوکہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت انہیں مسلسل ڈھیل دے رہی ہے۔ اور ان کے ملک دشمن رویوں سے صرف نظر کر کے انکی حوصلہ افزائی کر رہی ہے جو بہر صورت غیر مستحق اور آئین سے انحراف ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان کے مسلمان مرزائیوں کو انکے آئینی حقوق سے تجاوز کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ صدر مملکت کو چیف جسٹس کے اس غیر ذمہ دارانہ بیان کا نوٹس لیکر ان سے وضاحت طلب کرنی چاہیئے۔ اور مسلمانوں میں پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کا ازالہ کرنا چاہیئے۔